بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۲۰ رمضان ۱۳۹۱ھ ۱۰ نبوت ۱۳۵۰ ہش ۱۰ نومبر ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۵۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۹ نبوت - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۸ نبوت کی رپورٹ مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بخار اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کم ہوگیا ہے لیکن ابھی ضعف بہت ہے۔

احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گذشتہ رات سردرد اور ضعف کی وجہ سے ناساز رہی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

انفرادی وعدہ جات تحریک جدید سال نو

چوتھی قسط

مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر ربوہ ۔۔۔ ۱۲۵

مکرم ڈاکٹر اقبال احمد صاحب جمبڑ ضلع حیدر آباد ۔۔۔ ۱۰۱۰

مکرم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خالد گوٹھ ابراہیم آباد ضلع میرپورخاص ۔۔۔ ۱۰۱۵

مکرم حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب سنوری ربوہ ۔۔۔ ۸۰

مکرم مولوی عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ ۸۵ ۔۔۔ ۷۷

مکرم ملک محمد لوٹا صاحب ۔۔۔ ۲۰

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ ۔۔۔ ۱۰۶

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خوب یاد رکھو! جو شخص خدا تعالیٰ کیلئے ہو جائے، خدا اُس کا ہو جاتا ہے

ساری خطاکاریوں کی جڑ دُنیا کی محبت ہے، اس کی وجہ سے انسان انسانیت سے بھی نکل جاتا ہے

"خُوب یاد رکھو کہ جو شخص خُدا تعالےٰ کے لئے ہو جاوے۔ خدا تعالےٰ اُس کا ہو جاتا ہے اور خُدا تعالیٰ کسی کے دھوکے میں نہیں آتا۔ اگر کوئی یہ چاہے کہ ریاکاری اور فریب سے خُدا تعالیٰ کو ٹھگ لُوں گا، تو یہ حماقت اور نادانی ہے۔ وہ خود ہی دھوکہ کھا رہا ہے۔ دُنیا کی زیب، دُنیا کی محبت ساری خطاکاریوں کی جڑ ہے۔ اس میں اندھا ہو کر انسان انسانیت سے بھی نکل جاتا ہے اور نہیں سمجھتا کہ مَیں کیا کر رہا ہوں اور مجھے کیا کرنا چاہیئے تھا۔ جس حالت میں عقلمند انسان کسی کے دھوکا میں نہیں آسکتا تو اللہ تعالیٰ کیونکر کسی کے دھوکہ میں آسکتا ہے۔ مگر ایسے افعالِ بد کی جڑ دُنیا کی محبت ہے اور سب سے بڑا گناہ جس نے اس وقت مسلمانوں کو تباہ حال کر رکھا ہے اور جس میں وہ مبتلا ہیں وہ یہی دُنیا کی محبت ہے۔ سوتے جاگتے، اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ہر وقت لوگ اسی غم و ہم میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور اُس وقت کا لحاظ اور خیال بھی نہیں کہ جب قبر میں رکھے جاوینگے۔ ایسے لوگ اگر اللہ تعالےٰ سے ڈرتے اور دین کے لئے ذرا بھی ہم و غم رکھتے تو بہت کچھ فائدہ اُٹھا لیتے۔ سعدیؒ کہتا ہے ؎

گر وزیر از خُدا بتر سیدے

ملازم لوگ تھوڑی سی نوکری کے لئے اپنے کام میں چُست و چالاک ہوتے ہیں۔ لیکن جب نماز کا وقت آتا ہے تو ذرا ٹھنڈا پانی دیکھ کر ہی رہ جاتے ہیں۔ ایسی باتیں کیوں پیدا ہوتی ہیں؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت دِل میں نہیں ہوتی۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۵۵ : ۳۵۶)

رمضان المبارک کی دُعاؤں میں انہیں بھی یاد رکھیں

اللہ تعالےٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی مبارک آواز پر لبیک کہتے ہوئے نصرت جہاں "آگے بڑھو" سکیم کے تحت اس وقت تک مغربی افریقہ میں پہنچ کر غانا، سیرالیون، گیمبیا اور نائیجیریا میں خدمات بجالانے والے ہمارے چودہ ڈاکٹرز اور آٹھ اساتذہ کو خاص طور پر اس بابرکت مہینہ رمضان میں اپنی خاص دُعاؤں میں یاد رکھنے کی احباب جماعت سے درخواست ہے تا رضائے الٰہی کی خاطر انہیں ارضِ بلالؓ کے باشندوں کی بیش از بیش خدمت کی توفیق ملے اور یہ اُن لوگوں کے دِلوں میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار کو قائم کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے پیارے ملک پاکستان کے نام کو بھی اُن ممالک میں سر فراز کرنے والے بنیں۔ نیز حضور اقدس کے اس اہم پروگرام کو جلد از جلد مکمل کرنے کی ہمیں توفیق ملے۔ آمین

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۰؍نبوت ۱۳۵۰ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان کی عبادات کا نقطۂ عروج

۱۰؍ماہ نبوت (نومبر) سے ہم رمضان المبارک کے تیسرے اور آخری عشرہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس عشرہ کی اہمیت یہ ہے کہ اس میں رمضان کی عبادات اپنے نقطۂ عروج کو پہنچ جاتی ہیں۔ اس طرح شروع ہی سے پورے تعہد اور عزم و ہمت کے ساتھ اس ماہ مبارک کی مخصوص عبادات بجالانیوالے خوش نصیبوں کے لئے اس کی عظیم الشان برکات سے پورے طور پر مالا مال ہونے اور ان کے نہایت درجہ طیب و شیریں ثمرات سے بہرہ اندوز ہونے کا آخری مرحلہ قریب سے قریب تر آ پہنچا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں رمضان کے پہلے عشرہ کو رحمت اور دوسرے عشرہ کو مغفرت قرار دیا ہے وہاں تیسرے اور آخری عشرہ کو حصولِ جنت کی بشارت سے تعبیر فرمایا ہے۔ یہ بشارت رمضان کی مخصوص عبادات کے طیب و شیریں ثمرات پر دلالت کرتی ہے۔ جب انسان کو اپنی محنت کا ثمرہ ملنے والا ہو تو پھر قدرتی طور پر وہ اپنا پورا زور لگا کر کامیابی سے ہمکنار ہونے کیلئے اپنی جدوجہد اور اپنی کوشش کو نقطۂ عروج اور اوجِ کمال تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتا۔ بعینہٖ یہی کیفیت رمضان کے آخری عشرہ میں ایک حقیقی مومن کی ہوتی ہے۔ وہ پہلے اور دوسرے عشرہ میں رمضان کی مخصوص عبادات بجالا کر علی الترتیب سعادتِ تامہ کے پہلے دو درجوں فنا اور بقا سے ہمکنار ہو چکتا ہے۔ اور اب تیسرے درجہ یعنی لقاءِ الٰہی سے ہمکنار ہونے کے لئے آخری عشرہ کی مخصوص عبادات بجالانے میں وہ اپنا پورا زور صرف کر ڈالتا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتے ہی عبادات اور ذکرِ الٰہی میں شغف و انہماک کو اس اوجِ کمال تک پہنچا دیتے تھے کہ گویا ایک بہت بڑی مہم درپیش ہے جسے سر کئے بغیر آپ دم نہ لیں گے۔ ذکرِ الٰہی میں آپ کے اس شغف و انہماک اور غیر معمولی جدوجہد اور سرگرمی سے متعلق حدیث میں آتا ہے:۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ

یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کمر کو اور بھی زیادہ کس لیتے تھے اور اپنی راتوں کو اس عشرہ کی مخصوص عبادات کے ذریعہ غیر معمولی زندگی سے معمور کر دیتے تھے حتیٰ کہ اپنے اہل و عیال کو بھی رات کے وقت عبادت کرنے کی غرض سے خاص التزام کے ساتھ جگایا کرتے تھے۔

آخری عشرہ کی اس عظیم الشان اہمیت کے پیشِ نظر ہی اس میں اعتکاف کی عبادت رکھی گئی ہے جس میں ایک مومن دنیا اور اس کے اشغال سے کنارہ کش ہو کر اور زیادہ سے زیادہ عرصہ مسجد میں اپنے معتکف میں مقیم رہ کر اپنے اوپر کامل انقطاع الی اللہ کی کیفیت وارد کرتا ہے اور اپنے اوقات کو ذکرِ الٰہی، دعاؤں اور نوافل ادا کرنے میں بسر کرتا ہے۔ وہ آستانۂ الٰہی پر دھونی رما کر بیٹھ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی مراد مانگتا ہے کہ وہ ارحم الراحمین اسکی رمضان کی جملہ عبادتوں کو اپنے فضل سے قبول فرماتے ہوئے ان کا ثمرہ اس طور پر عطا فرما دے کہ اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ کی عظیم الشان بشارت اس کے حق میں پوری ہو جائے۔ وہ اپنے لئے اور دوسرے تمام مومنوں کیلئے جنہیں رمضان کی مخصوص عبادات بجالانے کی توفیق جنابِ الٰہی سے مرحمت ہوئی، یہ دعا کرتا ہے کہ اے خدا حقیقی روزہ یعنی کھانے پینے اور شہوات سے بالا ہونے کا مقام تو دراصل تیرا مقام ہے۔ ہم عاجز بندوں نے اس ماہ مبارک میں تیری لقا کی خاطر تجھ سے ایک حد تک مشابہت پیدا کرنے کی مقدور بھر کوشش کی ہے، تو ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرتے ہوئے اپنے وعدہ کے بموجب محض اپنے فضل سے ہماری اس ناتمام کوشش کی جزاء خود ہو جا اور ہم عاجز بندوں کو اپنی لقا عطا فرما دے۔ حصولِ لقائے الٰہی کا یہ انمول موقع مومنوں کو رمضان المبارک کے سراپا برکت آخری عشرہ میں ہی میسر آتا ہے۔

پھر آخری عشرۂ رمضان کی ایک عظیم الشان برکت یہ ہے کہ ایک بے انتہا برکتوں والی رات یعنی لیلۃ القدر اسی عشرہ میں آتی ہے۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:۔

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِّن كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ (القدر آیات ۴ تا ۶)

یعنی یہ عظیم الشان تقدیروں والی رات تو ہزار مہینے سے بھی بہتر ہے۔ ہر قسم کے فرشتے اور کامل روح اس میں اپنے رب کے حکم سے تمام دینی و دنیوی امور لے کر اترتے ہیں، پھر فرشتوں کے اترنے کے بعد سلامتی ہی سلامتی ہوتی ہے اور یہ حال صبح کے طلوع ہونے تک رہتا ہے۔

اس میں شک نہیں یہ رات انسان کی زندگی میں اس کی عبودیت کے نقطۂ عروج پر پہنچنے اور وقتِ اصفیٰ میسر آنے پر کسی حصۂ عمر میں کسی وقت بھی میسر آ سکتی ہے۔ لیکن احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ رمضان کی عبادات پورے تعہد، عزم و ہمت کے ساتھ بجالانے والوں کے لئے ایک ایسی ہی رات رمضان کے آخری عشرہ میں بھی آتی ہے اور رحمتِ خداوندی انہیں اس سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرماتی ہے۔ اسی لئے ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا مہینہ شروع ہونے سے قبل ۳۰؍شعبان کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا تھا کہ اے لوگو! ایک عظیم المرتبت مہینہ تم پر سایہ فگن ہو رہا ہے۔ ایسا مہینہ جو مجسم برکت ہے اور اس میں ایک ایسی رات آتی ہے جو ہزار سال سے بھی زیادہ خیر و برکت کی حامل ہے۔

یہی وجہ ہے کہ رمضان کے آخری عشرہ کی اس غیر معمولی اہمیت اور اسکی ان عظیم الشان برکات کی وجہ سے آخری عشرہ میں رمضان کی مخصوص عبادات اپنے نقطۂ عروج کو پہنچ کر حقیقی مومنوں کو ان کے طیب و شیریں ثمرات سے مالا مال کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ ہم ایک دفعہ پھر رمضان المبارک کے انتہائی مقدس و بابرکت بلکہ سراپا برکت آخری عشرہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم اپنی کمروں کو پہلے دو عشروں کی نسبت اور بھی زیادہ کس لیں، اور اپنی راتوں کو دعاؤں، ذکرِ الٰہی اور نوافل کے ذریعہ غیر معمولی زندگی سے معمور کر دیں اور پھر اپنے اہل و عیال کو بھی جگا جگا کر انہیں ان انتہائی بابرکت راتوں کی خصوصی عبادات میں شریک کریں تا وہ بھی غیر معمولی انتشار روحانیت کے ان بابرکت ایام میں اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی افضال کو جذب کرنے والے بنیں۔

دوزخیوں کے دو گروہ اور ان کی نشانیاں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخیوں کے دو گروہوں اور ان کی بعض مخصوص علامتوں کا ذکر فرمایا ہے وہ حدیث جس میں یہ ذکر آتا ہے درج ذیل ہے:۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا. قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا.

(مسلم کتاب اللباس)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخیوں کے دو گروہ ایسے ہیں کہ ان جیسا میں نے کسی گروہ کو نہیں دیکھا، ایک وہ جن کے پاس بیل کی دُموں کی طرح کوڑے ہوتے ہیں جن سے وہ لوگوں کو مارتے پھرتے ہیں۔ اور دوسرے وہ عورتیں جو کپڑے تو پہنتی ہیں لیکن حقیقت میں وہ ننگی ہوتی ہیں، ناز سے لچکیلی چال چلتی ہیں، لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے جتن کرتی پھرتی ہیں، بختی اونٹوں کی لچکدار کوہانوں کی طرح اُن کے سر ہوتے ہیں، ان میں سے کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگی اور نہ اُس کی بُو پائے گی حالانکہ جنت کی خوشبو تو اتنے اتنے یعنی دُور کے فاصلہ سے آ سکتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخیوں کے ہر دو گروہوں کی علامات خاص تفصیل سے بیان فرمائی ہیں اور بالخصوص دوسرے گروہ کی علامات تو بہت واضح ہیں۔ مسلمان عورتوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس گروہ کی علامتوں سے اچھی طرح باخبر ہوں تاکہ نہ صرف یہ کہ ان کی نقالی کرنے اور تشبہ اختیار کرنے سے بچ سکیں بلکہ ایسی عورتوں کے ساتھ ربط اور میل ملاپ رکھنے سے بھی مجتنب رہ سکیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک اور قرآن مجید

مکرم محمد شفیق صاحب قیصر مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

رمضان کے مبارک مہینے کو قرآن مجید سے ایک خاص نسبت ہے۔ قرآن مجید اسی بابرکت مہینے میں نازل ہونا شروع ہوا اس بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ
أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ
هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ
مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ
(البقرہ ۲۳)

یعنی رمضان کا مہینہ وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا ہے وہ لوگوں کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے اور وہ کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے ایسے دلائل جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی قرآن میں الٰہی نشان بھی ہیں۔

احادیث میں آتا ہے کہ:۔

ہر رمضان میں حضرت جبرئیل علیہ السلام قرآن کریم کا جس قدر حصہ نازل ہو چکا ہوتا وہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوبارہ سنا جاتے تھے جس سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس سال رمضان المبارک میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن مجید کے دو دور فرمائے۔

رمضان المبارک ہی کی وہ مبارک راتیں ہیں جن میں حضرت جبرائیل علیہ السلام ہر رات ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی انسان تھے۔ اور رمضان المبارک کے مہینے میں پہلے سے بھی بڑھ کر سخاوت کرتے تھے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام رمضان المبارک میں ہر رات آپ سے ملاقات کرتے آپ سے مل کر قرآن کو دہراتے۔ جب حضرت جبرائیل آپ سے ملاقات کرتے تھے تو آپ کی سخاوت تیز ہوا سے بھی بڑھ جاتی تھی"

(بخاری و مسلم)

خدام بھائیو! آپ کو اچھی طرح اس حقیقت کا علم ہے کہ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت قرار دیا ہے۔ کن لوگوں کے لئے ہدایت قرار دیا ہے؟ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ یعنی یہ ہدایت متقی لوگوں کے لئے ہے یعنی جن کو تقوےٰ کی دولت نصیب ہوتی ہے۔ اور تقویٰ کا حاصل کرنا ہی روزوں کا مقصد ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ تا کہ تم متقی بن جاؤ۔ تقویٰ کی دولت اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہے کہ ہم قرآن کریم سے بہت ہی پیار کریں۔ اور ان مبارک دنوں میں کثرت کے ساتھ تلاوت قرآن کریم کریں۔ کیونکہ قرآن کریم سے جتنا بھی تعلق بڑھایا جائے۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے عین مطابق ہونے کے ساتھ ساتھ ہدایت اور رہنمائی حاصل کرنے کا بے خطا اور بہترین ذریعہ ہے۔

پس کتنے ہی خوش نصیب ہیں اللہ کے وہ پیارے بندے جن کی مبارک زبانوں پر ان مبارک دنوں میں اللہ کا کلام ہے۔ کبھی پڑھ رہے ہیں کبھی سن رہے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ نے حافظہ کی نعمت عطا فرمائی ہے تو سنا رہے ہیں کبھی مسجد میں جماعت کے ساتھ تراویح پڑھی جا رہی ہے۔ کبھی گھر میں نفل نماز میں خدا تعالیٰ کے حضور قرآن پاک کی تلاوت ہو رہی ہے۔ کبھی قرآن کھلا ہوا ہے تو اس کی تلاوت سے دل کا سرور اور آنکھوں کا نور بڑھ رہا ہے اور کبھی مسجد میں درس قرآن میں بیٹھے اس کے مطالب و معانی سن کر خدا کی حمد کے گیت گائے جا رہے ہیں مسجد آباد ہیں تو گھر میں بھی رکوع و سجود ذکر اور تلاوت کی بہار ہے۔ کچھ کھایا جاتا ہے تو اس لئے کہ عبادت الٰہی کی قوت حاصل ہو۔ سویا جاتا ہے تو اس لئے کہ نماز اور تلاوت قرآن اور درس قرآن کے وقت نیند نہ آئے پس اے خدام احمدیت! ان مبارک ایام سے پورا پورا فائدہ اٹھاؤ۔ قرآن کریم کثرت سے پڑھو۔ خدا کے حضور جھکو نوافل نماز پڑھنے کی عادت ڈالو کہ اس عمر میں جو عادت بھی آپ ڈالیں گے وہ آخر تک آپ کے ساتھ جائیگی پس دعاؤں سے کام لو۔ کثرت سے دعا کرو اپنے ملک کی سلامتی کے لئے اپنے مستقبل کے لئے اپنے والدین کے لئے اپنے عزیزوں کے لئے اور سب سے بڑھ کر اسلام کے تمام دنیا میں غالب آنے کے لئے کہ خدا وہ دن جلد لائے جب ہم تمام دنیا میں قرآن مجید کی شان کو جلوہ گر دیکھیں گے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے خدام الاحمدیہ کو ایک موقعہ پہ خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کی طرف سے توجہ ہٹالی ہے اور دوسری طرف چلے گئے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک نہایت ہی قیمتی چیز خدا تعالیٰ کی طرف سے عظیم الشان نعمت کے طور پر مسلمانوں کو ملی تھی اب جماعت احمدیہ کو اس طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے اور ہمارا کوئی آدمی ایسا نہیں رہنا چاہیئے جو قرآن کریم نہ پڑھ سکتا ہو اور جسے اس کا ترجمہ نہ آتا ہو اگر کسی شخص کو اس کے کسی دوست کا خط آ جائے تو جب تک وہ اسے پڑھ نہ لے اسے چین نہیں آتا۔ اور اگر خود پڑھنا نہ آتا ہو تو یکے بعد دیگرے دو تین آدمیوں سے پڑھائیگا تب اسے یقین آئے گا کہ پڑھنے والے نے صحیح پڑھا ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خط آئے اور اس کی طرف توجہ نہ کی جائے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ یہ سب سستی اور غفلت کی علامت ہے اگر انسان کوشش کرے تو بہت جلد اللہ تعالیٰ اس کے لئے رستہ آسان کر دیتا ہے۔

دوسری دنیا تو پہلے ہی دنیا کمانے میں منہمک ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتی اگر ہماری جماعت بھی اسی طرح کرے تو کتنے افسوس کی بات ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا علم و ہنر اور دوسری ایجادوں میں تو ترقی کر رہی ہے لیکن چونکہ قرآن کریم سے دور جا رہی ہے اس لئے وہی چیزیں اس کی تباہی اور بربادی لا رہی ہیں جب تک لوگ قرآن کریم کو اپنا راہبر نہیں مانیں گے۔ اس وقت تک چین کا سانس نہیں لے سکتے یہی دنیا کا مداوا ہے۔ ہماری جماعت کو کوشش کرنی چاہیئے کہ دنیا قرآن کریم کی خوبیوں سے واقف ہو اور قرآن کریم کی تعلیم لوگوں کے سامنے بار بار آتی رہے تا کہ دنیا امن کے سایہ تلے آکر امن حاصل کر سکے"

(الفضل ۱۴ ستمبر ۱۹۶۰ء
بحوالہ مشعل راہ صفحہ ۵۳۱ تا ۵۳۲)

قرآن کریم اور رمضان المبارک

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"رمضان کلام الٰہی کو یاد کرانے کا مہینہ ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس مہینہ میں قرآن کریم کی تلاوت زیادہ کرنی چاہیئے اور اسی وجہ سے ہم بھی اس مہینہ میں درس قرآن کا انتظام کرتے ہیں دوستوں کو چاہیئے کہ اس مہینہ میں زیادہ سے زیادہ تلاوت کیا کریں اور قرآن کریم کے معانی پہ غور کیا کریں تا کہ ان کے اندر قربانی کی روح پیدا ہو جس کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔

(تفسیر سورہ بقرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پشاور میں جماعتہائے احمدیہ صوبہ سرحد کے جلسہ سالانہ کا نہایت کامیاب انعقاد

پشاور شہر کے علاوہ صوبہ کے دو درجن کے قریب شہری اور دیہی مقامات کے سینکڑوں احباب کی شرکت

جلسہ کے پانچ مختلف اجلاسوں میں اہم علمی اور تربیتی موضوعات پر علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

(۱)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی دی ہوئی غیر معمولی توفیق کے نتیجہ میں ۲۵، ۲۶ تبوک ۱۳۵۰ ہش (مطابق ۲۵، ۲۶ ستمبر ۱۹۷۱) بروز ہفتہ، اتوار جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد کے جلسہ سالانہ کا نہایت کامیاب انعقاد عمل میں آیا۔ جلسہ میں پشاور شہر کے علاوہ صوبہ کے دو درجن کے قریب شہری اور دیہی مقامات کی جماعتوں کے احباب نے سینکڑوں کی تعداد میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ ان میں بالاکوٹ، نوشہرہ، رسالپور، پبی، چارسدہ، ترنگ زئی، اتمنزئی، شبقدر، شیخ محمدی، بازید خیل، چینی بابا، ڈاگ بہسود، اکبرپورہ، کوہاٹ، ایبٹ آباد، ہری پور ہزارہ، مانسہرہ، ڈاوڈر، تربیلا، مردان، اسمٰعیلہ، ٹوپی، اور بعض دیگر مقامات کے احباب شامل تھے۔ پشاور کے بعد سب سے زیادہ احباب نوشہرہ سے تشریف لائے۔

جلسہ کے دو دنوں میں نمازوں اور کھانے کے وقفہ کے علاوہ مجموعی طور پر پانچ اجلاس منعقد ہوئے۔ جن میں مرکز سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام اور ذی علم اصحاب نیز صوبہ سرحد میں متعین مربیان سلسلہ اور مقامی ذی علم اصحاب نے اہم علمی اور تربیتی موضوعات پر اردو اور پشتو میں ٹھوس پُر مغز اور ایمان افروز تقاریر فرمائیں۔ اس طرح جلسہ میں شرکت کرنے والے سینکڑوں احباب کو تعلیم القرآن کی اہمیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بے مثال عشق۔ امن عالم کے قیام سے متعلق اسلامی تعلیم اور آنحضورؐ کے اسوۂ حسنہ، ظہور مہدی علیہ السلام، سیرۃ طیبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، پیغام احمدیت اور اس کے ذریعہ رونما ہونے والا انقلاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی جاری فرمودہ تحریکات اور ان کے نہایت خوشکن نتائج و اثرات، عہدیداران کی ذمہ داریاں، انسداد رسوم و بدعات، تربیت اولاد وغیرہ موضوعات پر قرآنی علوم و معارف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پُر حکمت و پُر معارف احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بصیرت افروز تحریرات سے فیضیاب ہونے اور اس کے نتیجہ میں بحرِ حکمت کے آبدار موتیوں اور حقائق و دقائق کے بیش بہا جواہر سے مالا مال ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

مزید برآں ۲۵ اور ۲۶ ستمبر کی درمیانی رات باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی اور احباب کو خاص تعہد اور التزام سے ذکر الٰہی میں مشغول رہنے کا انمول موقع میسر آیا اور وہ ذکر الٰہی کی عظیم الشان برکات سے فیضیاب ہونے کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔

جلسہ سالانہ کے اختتام پر پارک ہوٹل میں مرکزی علماء کرام محترم مولانا ابوالعطاء صاحب اور محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب کے اعزاز میں ایک استقبالیہ ترتیب دیا گیا۔ جس میں بعض احباب جماعت کے علاوہ معززین شہر بہت کثیر تعداد میں شریک ہو کر ان علماء کرام کے ارشادات سے مستفیض ہوئے اور بہت خوش دلی کے ساتھ مختلف علمی مسائل کے بارہ میں ان سے تبادلہ خیالات فرمایا۔

یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ جلسہ سالانہ کے جملہ اجلاسوں میں احباب جماعت بہت ذوق و شوق کے ساتھ شریک ہو کر اور تمام وقت موجود رہ کر پوری توجہ انہماک اور دلجمعی کے ساتھ علماء کرام اور دیگر ذی علم اصحاب کی ایمان افروز تقاریر سے مستفیض ہوتے رہے نیز اپنے دوستوں اور دینی ذوق رکھنے والے اصحاب کو بھی اپنے ہمراہ لا کر انہیں بھی مستفیض ہونے کے مواقع بہم پہنچاتے رہے۔

جلسہ کا بابرکت افتتاح اور اجلاس اول

جلسہ سالانہ کا افتتاحی اجلاس ۲۵ ستمبر ۱۹۷۱ء کو مسجد احمدیہ رسول کوارٹرز کوہاٹ روڈ (پشاور) میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کی زیر صدارت ۲½ بجے سہ پہر منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم پشاور نے کی۔ تلاوت کے بعد مکرم مرزا نثار احمد صاحب فاروقی نے درثمین میں سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

بعدہٗ صدر اجلاس محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دعائیہ پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور ایدہ اللہ نے محترم مولوی محمد عرفان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد کی درخواست پر اسلام آباد سے ارسال فرمایا تھا۔ حضور ایدہ اللہ کا مختصر دعائیہ پیغام حسب ذیل الفاظ پر مشتمل تھا۔

"میرے پیغام الفضل میں
جاتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ
اپنے فضل و کرم سے جلسہ کو
کامیاب فرمائے اور تمام
احباب کو اپنے فضلوں سے
نوازے۔"

جملہ حاضرین نے حضور کا پیغام ذوق و شوق کے عالم میں بہت توجہ کے ساتھ سنا اور جلسہ گاہ کی فضا "آمین اللھم آمین" کی دھیمی اور عاجزانہ آوازوں سے گونج اٹھی۔ حضور ایدہ اللہ کا پیغام سنانے کے بعد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح جلسہ کا افتتاح حضور ایدہ اللہ کے دعائیہ پیغام اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ عمل میں آیا۔

جلسہ کے افتتاح کے بعد پہلے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے "تعلیم القرآن کی اہمیت" پر ایک بہت ٹھوس مبسوط اور ایمان افروز تقریر فرمائی۔ مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی جاری فرمودہ "تحریکات" پر تقریر کی جس میں انہوں نے حضور کی جاری فرمودہ ایک درجن تحریکات کا ذکر کرنے کے بعد غلبہ اسلام کے ضمن میں ان کی بے اندازہ اہمیت اور ان کے نہایت ہی خوشکن اور عظیم الشان نتائج پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ ان ہر دو تقاریر کے بعد افتتاحی اجلاس ۵½ بجے شام اختتام پذیر ہوا۔

اجلاس دوم

مغرب اور عشاء کی نمازیں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کی اقتداء میں ادا کرنے کے بعد دوسرا اجلاس ۲۵ ستمبر کو ۷ بجے شب محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی زیر صدارت شروع ہوا۔ آغاز کار مکرم ڈاکٹر منیر احمد صاحب آف پبی نے تلاوت کی۔ نظم مکرم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ نے خوش الحانی سے پڑھی۔

اس اجلاس میں یکے بعد دیگرے تین تقاریر ہوئیں۔ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے ایک بہت ٹھوس اور پُر مغز تقریر فرمائی۔ موضوع تھا "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق" آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت ہی ارفع و اعلیٰ مقام کو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں بیان کرنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بے مثال عشق کی مسحور کن کیفیات اور ان کی انقلاب انگیز تاثیرات پر بہت ایمان افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی اور آخر میں واضح کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو رفیع الشان مقام ملا اور حضور علیہ السلام نے دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سربلندی کے لئے جو عظیم الشان کارنامے سرانجام دیئے اور حضورؑ کے اور حضورؑ کی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ دنیا میں جو انقلاب رونما ہوا۔ اور برابر ہوتا چلا جا رہا ہے اور اسلام کو دنیا میں جو غلبہ نصیب ہو رہا ہے یہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بے مثال عشق کا کرشمہ ہے۔

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے "امن عالم کے قیام سے متعلق اسلام کی تعلیم اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ" پر بہت پُر مغز اور ایمان افروز تقریر فرمائی۔ آپ نے اسلام کے بیان کردہ اصولوں اور خاص اس تعلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر بہت روح پرور انداز میں روشنی ڈال کر ثابت کیا کہ دنیا میں ان اصولوں پر عمل پیرا ہو کر اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو اپنا کر ہی امن قائم ہو سکتا ہے جب تک دنیا حلقہ بگوش اسلام ہو کر اس کی تعلیم کو اپنا دستور العمل نہیں بنائے گی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ سے رہنمائی حاصل نہیں کرے گی اس وقت تک دنیا میں حقیقی اور پائیدار امن قائم نہ ہو سکے گا۔ اور اس وقت تک یہ دنیا صلح و آشتی کے گہوارہ میں تبدیل نہ ہو سکے گی۔

(بقیہ صفحہ ۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱/۸/۷۱ تا ۳۱/۸/۷۱

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

دس روپے سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے۔
قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۱	مکرم چوہدری حفیظ الدین صاحب ابن چوہدری نور الدین صاحب جہانگیر ساہیوال	۵۰	روپے
۲	" ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پرنسپل ٹی آئی کالج ربوہ از مجگان	۱۰۰	روپے
۳	مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ فرحت فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور	۱۰۰	روپے
۴	" بیگم صاحبہ ڈاکٹر حبیب الرحمن صاحب سولجر بازار کراچی	۵۰	روپے
۵	مکرم علیے درک صاحب ٹریڈرز سیالکوٹ	۵۰	روپے
۶	مکرمہ بیگم صاحبہ محمد اسحٰق صاحب رحیم منزل سیالکوٹ شہر	۱۰۰	روپے
۷	" " ابن بشیر صاحب اسلام آباد	۱۰۰	روپے
۸	مکرم کیپٹن مقصود الحق صاحب نوری رنگپور	۵۰	روپے
۹	مکرمہ ڈاکٹر مس فضیلت عزالہ خان کوچہ ڈاکٹر حیات گجرات	۵۰	روپے
۱۰	مکرم میر عبد الرشید صاحب تبسم مربی سلسلہ احمدیہ ڈاہلانوالہ	۱۰	روپے
۱۱	" سید ناصر احمد صاحب K.M.C. کراچی	۲۰	روپے
۱۲	" چوہدری لطیف احمد صاحب طاہر جہلم شہر	۲۵	روپے
۱۳	" ایس اے ملک صاحب P.E.C.H.S. کراچی	۲۵	روپے
۱۴	مکرمہ ثاقبہ محمد صالح صاحب پیرس روڈ سیالکوٹ	۵۰	روپے
۱۵	مکرم چوہدری محمد صادق صاحب بشیر آباد اسٹیٹ	۱۰	روپے
۱۶	" ملک عبد القادر صاحب دھرمپورہ	۱۰	روپے
۱۷	" ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب مظفر گڑھ	۱۰	روپے
۱۸	مکرمہ بیگم صاحبہ منظور الحسن صاحب گجرات	۱۰	روپے
۱۹	مکرم عبد الوہاب خان صاحب کوئین روڈ لاہور	۱۰	روپے
۲۰	" حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ربوہ	۱۰	روپے
۲۱	مکرمہ والدہ صاحبہ مرزا اشرف الدین صاحب اشرف کالونی ملتان روڈ لاہور	۵۰	روپے
۲۲	" ساجدہ بشیر صاحبہ بیگم عطاء اللہ صاحب معرفت بشیر احمد صاحب کھاریاں	۱۰۰	روپے
۲۳	مکرم حکیم سید بشیر احمد صاحب سیالکوٹ	۱۰	روپے
۲۴	مکرمہ بیگم مبارکہ ملک صاحبہ راولپنڈی	۵۰	روپے
۲۵	" ریحانہ باجوہ صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور	۶۰	روپے
۲۶	مکرم چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز کراچی	۵۰	روپے
۲۷	" عبد الحق صاحب مصری شاہ لاہور	۱۵	روپے
۲۸	مکرمہ سلمیٰ باجوہ صاحبہ سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ	۲۰	روپے
۲۹	" نجمہ خان صاحبہ وحدت کالونی لاہور	۵۰	روپے
۳۰	" بیگم ثناء اللہ خان صاحب گلبرگ لاہور	۲۰	روپے
۳۱	" بیگم امینہ عنایت صاحبہ ناظم آباد کراچی	۲۵	روپے
۳۲	" بیگم صاحبہ چوہدری محمد شریف صاحب ساہیوال	۱۰	روپے
۳۳	مکرم مولوی محمد عمر صاحب سندھی مربی سلسلہ احمدیہ	۱۰	روپے
۳۴	مسز منظور فاطمہ صاحبہ ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی	۵۰	روپے
۳۵	مکرمہ بیگم صاحبہ پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب لاہور	۲۵	روپے
۳۶	مکرم ظفر محمود ملک صاحب حسن آباد راولپنڈی	۲۰	روپے
۳۷	" ایس محمود الحسن صاحب۔ رمنہ ڈھاکہ	۵۰	روپے
۳۸	مکرمہ سیدہ فہمیدہ بخاری صاحبہ پیر الٰہی بخش کالونی۔ کراچی	۲۵	روپے
۳۹	" بیگم صاحبہ شیخ عبد الغفور صاحب مرحوم گوجرہ	۱۰	روپے

(باقی)

فوجی بھرتی

مورخہ ۱۵-۱۱-۷۱ یوم پیر بوقت آٹھ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔

امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی:-

قد ۵ فٹ ۴ انچ — وزن ۱۰۷ پونڈ

چھاتی:- ۳۰ - ۳۲ — تعلیم ۳ جماعت — عمر ۱۷ سال سے ۳۰ سال تک۔

(ناظر امور عامہ)

بقیہ صفحہ ۴

مکرم مولانا چراغ دین صاحب مربی سلسلہ و صدر جماعت احمدیہ ایبٹ آباد نے "احمدیت کا پیغام اور اس کے ذریعہ رونما ہونے والا انقلاب" کے موضوع پر پشتو میں تقریر فرمائی جسے دیہی علاقوں سے تشریف لائے ہوئے احباب نے بہت توجہ انہماک اور ذوق و شوق کے ساتھ سنا۔ تقریر کے آخر میں صاحب صدر کے ارشاد کی تعمیل میں آپ نے اپنی تقریر کا خلاصہ اردو میں بھی بیان فرمایا۔ آپ کی تقریر کے بعد جلسہ سالانہ کا اجلاس دوم ۱۰ بجے شب کے قریب ختم ہوا۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کے بارہ میں افراط و تفریط سے بچنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے

بعض لوگ بغیر کسی عذر شرعی کے روزہ نہیں رکھتے اور بعض بیماری اور سفر میں بھی روزہ رکھنا ضروری سمجھتے ہیں

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے چند گنتی کے دن ہیں جن میں روزے رکھنا تم پر فرض کیا گیا ہے ہاں جو تم میں سے بیمار یا مسافر ہو اُس کے لئے اور دنوں میں اس تعداد کا پورا کرنا ضروری ہوگا۔

اَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ اور فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ کے الفاظ صاف طور پر بتاتے ہیں کہ یہ روزے جن کا حکم دیا جا رہا ہے نفلی نہیں بلکہ واجب ہیں۔ اسی لئے فرمایا کہ اگر کوئی بیمار یا مسافر ہو تو اُسے بہرحال بعد میں اس تعداد کو پورا کرنا ہوگا۔ وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ جب رمضان کے دنوں میں میں بیمار تھا یا سفر پر گیا ہوا تھا تو اب رمضان کے بعد میں کیوں روزے رکھوں۔ جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ میں رمضان المبارک کے روزوں کا ذکر نہیں بلکہ صرف عام طور پر روزے رکھنے کا ذکر ہے وہ غلطی پر ہیں۔ اگر ان کی یہ بات صحیح ہو تو فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ کا کوئی مطلب ہی نہیں رہتا۔ اوّل تو اَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہاں صرف ایسے ہی روزوں کا ذکر کیا جا رہا ہے جن کے لئے شریعت کی طرف سے بعض ایام مقرر ہیں، دوسرے اَیَّامٍ اُخَرَ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایام کسی خاص مہینہ سے متعلق ہیں۔ پس کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ سے عام نفلی روزے مراد لینا کسی طرح بھی درست نہیں ہو سکتا۔

پھر اس بارہ میں اللہ تعالیٰ یہ ہدایت دیتا ہے کہ جو شخص بیمار یا مسافر ہو اُسے بیماری اور سفر کی حالت میں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ بلکہ اور دنوں میں اس کمی کو پورا کرنا چاہیئے۔ میں نے اپنے تجربہ کی بناء پر یہ بات دیکھی ہے کہ رمضان کے بارہ میں مسلمانوں میں افراط و تفریط سے کام لیا جاتا ہے۔ کئی تعلیم یافتہ لوگوں کو میں نے دیکھا ہے کہ وہ رمضان کی برکات کے قائل ہی نہیں اور بغیر کسی بیماری یا اور عذر شرعی کے روزہ کے تارک ہیں اور دوسرے وہ لوگ ہیں جو سارا اسلام روزہ میں ہی محدود سمجھتے ہیں اور بیمار، کمزور بوڑھے بچے حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے بھی یہی امید رکھتے ہیں کہ وہ ضرور روزہ رکھے خواہ بیماری بڑھ جائے یا صحت کو نقصان پہنچ جائے یہ دونوں افراط و تفریط میں مبتلا ہیں۔ اسلام کا یہ ہرگز منشاء نہیں کہ وہ انسان کو اس رستہ سے ہٹا دے جو اُس کی کامیابی کا ہے۔ اگر تو شریعت چٹی ہوتی یا جرمانہ ہوتا تو پھر بیشک ہر شخص پر خواہ وہ کوئی بوجھ اُٹھا سکتا یا نہ اُٹھا سکتا اُس کا اٹھانا ضروری ہوتا۔ جیسے حکومت کی طرف سے جرمانہ کر دیا جائے تو اُس وقت یہ نہیں دیکھا جاتا کہ جس پر جرمانہ کیا گیا ہے اُس میں ادا کرنے کی استطاعت بھی ہے یا نہیں۔ بلکہ جس پر جرمانہ ہو اسے خواہ گھر بار بیچنا پڑے جرمانہ کی رقم ادا کرنا اُس کے لئے ضروری ہوتا ہے، مگر قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے احکام چٹی نہیں بلکہ وہ انسان کے اپنے فائدہ کے لئے ہیں اور اُن پر عمل کرنے سے خود انسان کو ہی آرام میسر آتا ہے اور اس کی ترقی کے راستے کھلتے ہیں۔ جن مذاہب نے شریعت کو چٹی قرار دیا ہے ان کے ماننے والوں کے لئے تو ضروری ہے کہ خواہ کچھ ہو وہ اپنے مذہبی احکام کو ضرور پورا کریں۔ لیکن جس مذہب کے احکام کی غرض محض انسانی فائدہ ہو تو اس میں نفع و نقصان کا موازنہ ہوتا ہے اور جو صورت زیادہ مفید ہو اسے اختیار کر لیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اپنے بعض احکام کے سلسلہ میں بعض شرائط مقرر کر دی ہیں تاکہ اگر وہ شرائط کسی میں پائی جائیں تو وہ اس حکم پر عمل کرے اور اگر نہ پائی جائیں تو نہ کرے۔۔

رمضان کے لئے بھی یہ شرط ہے کہ اگر انسان مریض ہو خواہ اسے مرض لاحق ہو چکا ہو یا ایسی حالت میں ہو جس میں روزہ رکھنا اُسے یقینی طور پر مریض بنا سکتا ہو جیسے حاملہ ہے یا دودھ پلانے والی عورت ہے یا ایسا بڈھا شخص ہے جس کے قویٰ میں انحطاط شروع ہو چکا ہے یا اتنا چھوٹا بچہ ہے جس کے قویٰ نشوونما پا رہے ہیں تو اسے روزہ نہیں رکھنا چاہیئے"

(تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۳۸۴ و ۳۸۵)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پیکنگ ۹ر نومبر چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے پاکستان کی امداد کے سلسلے میں اپنے قائمقام وزیر خارجہ کے گزشتہ روز کے اعلان کی توثیق کرتے ہوئے پاک چین مذاکرات کو مکمل طور پر کامیاب اور اطمینان بخش قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ مذاکرات کی کامیابی دونوں ملکوں کے بڑے دوستانہ مراسم اور باہمی تعاون کا ثبوت ہے پاکستانی وفد کی وطن روانگی سے قبل مسٹر بھٹو کی طرف سے دی گئی ایک الوداعی دعوت میں خطاب کرتے ہوئے چینی وزیر اعظم نے کہا کہ صدر یحییٰ نے دوستانہ بات چیت کے لئے جو وفد بھیجا تھا اس کے ساتھ ہمارے مذاکرات کا انتہائی اطمینان بخش نتیجہ نکلا ہے انہوں نے کہا چین کے نائب وزیر خارجہ مسٹر چی پینگ فی حکومت چین کے موقف کی وضاحت کر چکے ہیں۔ انہوں نے پاکستانی وفد کے ارکان سے کہا کہ وہ چین کی حکومت اور عوام کی طرف سے صدر یحییٰ پاکستان کی حکومت اور عوام کو خلوص احترام اور خیر سگالی کے جذبات پہنچا دیں۔ دعوت میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر بھٹو نے تسلیم کیا کہ ان کے وفد اور چینی حکام کی بات چیت ثمر آور رہی انہوں نے کہا کہ پاکستان ایشیا میں امن دوستی عدم مداخلت اور انسانیت کی ترقی کا خواہاں ہے اور چین اور پاکستان ان مقاصد کے حصول کی خاطر ہمیشہ شانہ بشانہ جدوجہد کرتے رہیں گے۔

مسٹر بھٹو نے کہا دنیا نے دیکھ لیا کہ پاک چین دوستی وقت کی ہر آزمائش پر پوری اتری ہے

کراچی ۹ر نومبر جنرل اے ایم یحییٰ خان نے کہا ہے کہ اگر بھارت نے پاکستان پر حملہ کیا تو عوامی جمہوریہ چین ہر ممکن طریق سے امداد بہم پہنچائے گی کولمبیا براڈکاسٹنگ سسٹم کے ایک نامہ نگار سے انٹرویو کے دوران انہوں نے کہا کہ اگر بھارت نے پاکستان پر حملہ کیا تو چین یقیناً مداخلت کرے گا جب نامہ نگار نے سوال کیا کہ کیا بھارت اور پاکستان کی سرحدی کشیدگی ایسے موڑ پر پہنچ گئی ہے جسے جنگ کہا جا سکے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم بھارت کی طرف سے اعلان کئے بغیر لڑی ہوئی جنگ سے پہلے ہی لڑ رہے ہیں۔ اور بڑے صبر و تحمل کے ساتھ بھارت کی جارحیت کو برداشت کر رہے ہیں صدر نے شیخ مجیب کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا شیخ مجیب الرحمٰن کے خلاف اس مقدمہ کی سماعت ہو رہی ہے ان کی قسمت کا فیصلہ فوجی عدالت کرے گی۔

راولپنڈی ۔ ۹ر نومبر پاکستان کے اعلیٰ سرکاری وفد کے سربراہ مسٹر بھٹو نے بتایا کہ ان کا دورہ چین مکمل طور پر کامیاب رہا اور ان کے ذمہ قوم اور صدر نے جو کام لگایا تھا وہ اسے پورا کرنے میں مکمل طور پر کامیاب رہے۔ چین سے واپسی کے بعد وہ اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ انہوں نے اپنے مشن کے بارے میں مزید کچھ کہنے [illegible] سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ وہ اور وفد کے ارکان جب تک صدر سے ملاقات کر کے تمام باتیں ان کے گوش گزار نہ کر دیں مزید کچھ نہیں کہیں گے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ انہوں نے اس وقت چین کا سفر اختیار کیا جب پاکستان پر جنگ کے سیاہ بادل منڈلا رہے تھے۔ ان سے پوچھا گیا کہ کیا یہ بادل چھٹ گئے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ کہنا مشکل ہے کہ وطن کی مقدس سرزمین پر چھائے ہوئے جنگ کے بادل چھٹ گئے ہیں یا نہیں کیونکہ ان کا انحصار جارحیت خواہ ملک کے رویہ پر ہے انہوں نے کہا کہ ہم اپنے مقصد میں کلیۃً کامیاب ہوئے ہیں اور اب وطن کی علاقائی یکجہتی اور آزادی کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم پہلے گولی نہیں چلائیں گے کیونکہ ہم جارح نہیں ہیں ہمیں امن و سلامتی عزیز ہے لیکن اگر کسی نے جارحانہ حملہ کیا تو ہماری سرحدوں پر وہ اپنی بدبختی سے دوچار ہو کر رہے گا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴